سوال

(46)ایک بار پستان سے دودھ چوسنے کا مسئلہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کے منہ کو ہندہ نےاپنے پستان سے پکڑوا کرفی الفور زید کے منہ کو چھوڑوادی ۔ اس عرصہ میں زید کو دودھ چوسنے کی نوبت ایک دفعہ یا دو دفعہ شاید ہی ملی ہو۔ آیا اس قدر دودھ کے چوسنے سے ہندہ زید کی دودھ ماں اوراس کی لڑکی زید کی دودھ بہن ہو سکتی ہے یا نہیں ؟ جو حکم شرع کا ہے بیان فرمادیں ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قالوا سُبحـٰنَكَ لا عِلمَ لَنا إِلّا ما عَلَّمتَنا ۖ إِنَّكَ أَنتَ العَليمُ الحَكيمُ ٣٢ ...البقرة

''اے اللہ! تیری ذات پاک ہے، ہمیں تو صرف اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے ہمیں سکھا رکھا ہے، پورے علم و حکمت والا تو تو ہی ہے ۔''

صورت مسئول عنہا میں صحیح مذہب کے اعتبار سے ہندہ زید کی دودھ ماں شرعی طور پر نہیں ہو سکتی ہے اور نہ اس کی لڑکی زید کے حق میں دودھ بہن ہو سکتی ہے ۔

چنانچہ تفسیر فتح البیان میں ہے :

'' وأمهات الرضاعة مطلق مقيد بما ورد في السنة من كون الرضاعة في الحولين إلا في مثل قصة إرضاع سالم مولى أبي حذيفة، وظاهر القرآن أنه يثبت حكم الرضاع بما يصدق عليه مسمى الرضاع لغة وشرعا، ولكنه قد ورد تقييده بخمس رضعات في أحاديث صحيحة عن جماعة من الصحابة.'' (فتح البیان، ۳/۷۰)

''رضاعی مائیں مقید ہیں جیسا کہ سنت میں وارد ہوا ہے کہ رضاعت دو سال (کی عمر) کے اندر ہونی چاہیے، سوائے ابو حذیفہ کے غلام سالم کی رضاعت کے واقعے کے مثل ۔ قرآن کا ظاہر رضاعت کا حکم ثابت کرتا ہے اس چیز پر جس سے لغوی اور شرعی اعتبار سے دودھ پینے کا اطلاق ہو سکے ۔ لیکن اس کی تقیید صحیح احادیث میں جو صحابہ کی ایک جماعت کے واسطے سے وارد ہوئی ہیں، پانچ بار دودھ پینا ہے ۔''

اور بلوغ المرام میں ہے :

'' وعنها قالت : كان فيما أنزل من القرآن عشر رضعات معلومات يحرمن، ثم نسخن بخمس معلومات، فتوفي رسول اللہ ﷺ وهو فيما يقرأ من القرآن '' ورواه مسلم ۔ (أي عن عائشة رضي اللہ عنها) [مولف] ۔ (صحیح مسلم، رقم الحدیث : ۱۴۵۲)

''انھی سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ قرآن میں دس معلوم رضعات نازل ہوئی تھیں (جن سے رضاعت ثابت ہوتی تھی) اور حرمت ثابت ہوجاتی تھی، پھر پانچ معلوم رضعات کے ذریعے (وہ دس رضعات) منسوخ ہوگئیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ وفات پاگئے اور قرآن میں وہی باقی رہی جو پڑھی جاتی ہے۔ اس کی روایت مسلم نے کی ہے۔''

اور سنن ابی داود میں ہے سالم رضی اللہ عنہ کے قصے میں:

''فقال رسول اللہ ﷺ: أرضعیہ فأرضعتہ خمس رضعات، وکان بمنزلۃ ولدھا من الرضاعۃ، فبذلک کانت عائشۃ رضی اللہ عنھا تأمر بنات إخوتھا وبنات أخواتھا أن یرضعن من أحبت عائشۃ أن یراھا، ویدخل علیھا، وإن کان کبیرا، خمس رضعات ثم یدخل علیھا۔'' (سنن أبی داود، رقم الحدیث: ۲۰۶۱)

''پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو دودھ پلاؤ، تو اس نے اس کو پانچ رضعات پلائیں اور وہ رضاعت کی بنا پر اس کے لڑکے کی منزلت میں ہوگیا۔ اس بنا پر عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے بھائیوں اور بہنوں کی بیٹیوں کو حکم دیتی تھیں کہ وہ ان کو دودھ پانچ رضعات پلائیں جن کو عائشہ رضی اللہ عنہا دیکھنا پسند کرتی تھیں اور اس بات کو پسند کرتی تھیں کہ وہ ان کے گھر میں داخل ہوں، اگرچہ وہ بڑے ہوں۔ پھر وہ ان کے یہاں داخل ہوسکتے تھے۔''

اور سبل السلام میں تحت میں حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہے:

''والعمل بحدیث الباب ھذا لاعذر عنہ، ولذلک اخترنا العمل بہ فیما سلف۔'' (سبل السلام ۳/۲۱۷)

''عمل اس باب کی حدیث پر ہے جس میں کوئی عذر نہیں ہے۔ اسی لیے ہم نے اس پر عمل کرنا اختیار کیا، جیسا کہ گزرا۔''

اور ''کشاف القناع'' معتبر کتاب فقہ حنبلیہ میں ہے:

''أن یرتضع خمس رضعات فصاعداً، وھو قول عائشۃ رضی اللہ عنھا وابن مسعود وابن الزبیر وغیرھم لما روت۔ عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت: کان فیما نزل من القرآن عشر رضعات معلومات یحرمن، ثم نسخن بخمس رضعات معلومات، فتوفی رسول اللہ ﷺ والأمر علی ذلک، رواہ مسلم، وروی مالک عن الزھري عن عروۃ عن عائشۃ عن سھلۃ بنت سھیل: أرضعی سالما خمس رضعات۔'' انتھی قولہ (کشاف القناع ۵/۴۴۵)

''وہ پانچ چسکیاں یا اس سے زیادہ دودھ پیے۔ یہ قول عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ وغیرہم کا ہے، جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ قرآن میں دس معلوم چسکیوں کی آیت نازل ہوئی تھی، جن سے حرمت واقع ہوجاتی ہے، پھر پانچ معلوم چسکیوں والی آیت کے ذریعے وہ آیت منسوخ کردی گئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ وفات پاگئے اور معاملہ ویسے ہی رہا۔ اس کی روایت مسلم نے کی ہے۔ امام مالک نے زہری کے واسطے سے روایت کی، زہری نے عروہ کے واسطے سے، عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے سہلہ بنت سہیل کے واسطے سے کہ سالم کو پانچ چسکیاں دودھ پلاؤ۔ ان کا قول ختم ہوا۔''

یقول کاتب الحروف عفی عنہ: وقع فی الموطأ من نسخۃ المصمودی: ''أرضعیہ خمس رضعات فیحرم'' وفی مسند الشافعی رحمہ اللہ: (موطا الإمام مالک ۲/۶۰۵)

''أخبرنا مالک عن ابن شھاب عن عروۃ بن الزبیر رضی اللہ عنھما أن النبی ﷺ أمر سھلۃ بنت سھیل أن ترضع سالما خمس رضعات فتحرم بھن۔'' (مسند الشافعی ۱/۲۲۰)

''مصمودی کے نسخے کے موطا میں آیا ہے کہ اس کو پانچ چسکیاں دودھ پلاؤ تو حرمت ثابت ہوجائے گی۔ شافعی کی مسند میں ہے: انھوں نے ہمیں بتایا ابن شہاب کے واسطے سے اور ابن شہاب نے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کہ نبی ﷺ نے سہلہ بنت سہیل کو حکم دیا کہ وہ سالم کو پانچ چسکیاں دودھ پلائیں تو وہ چسکیاں حرمت ثابت کردیں گی۔''

اور فتح الباری میں ہے:

''وحديث الخمس جاء من طرق صحيحة۔'' (فتح الباري ۹/۱۴۷)

''پانچ والی حدیث صحیح سندوں سے ثابت ہے۔''

اور ''روضة الندية شرح الدرر البهية'' میں ہے:

''باب الرضاع۔ إنما يثبت حكمه بخمس رضعات، لحديث عائشة عند مسلم وغيره، أنها قالت: كان فيما أنزل من القرآن عشر رضعات معلومات يحرمن، ثم نسخن بخمس رضعات، فتوفي رسول الله ﷺ وهن فيما يقرأ من القرآن، وللحديث طرق ثابتة في الصحيح، ولا يخالفه حديث عائشة أن النبي ﷺ قال: لا تحرم المصة ولا المصتان۔ أخرجه أحمد ومسلم وأهل السنن، وكذلك حديث أم الفضل عند مسلم وغيره أن النبي ﷺ قال: لا تحرم الرضعة ولا الرضعتان، والمصة والمصتان، وفي لفظ: لا تحرم الإملاجة ولا الإملاجتان، وأخرج نحوه أحمد والنسائي والترمذي من حديث عبد الله بن الزبير۔ لأن غاية ما في هذه الأحاديث أن المصة والمصتين والرضعة والرضعتين والإملاجة والإملاجتين لا يحرمن، وهذا هو معنى الأحاديث منطوقا، وهو لا يخالف حديث الخمس الرضعات لأنها تدل على أن ما دون الخمس لا يحرم، وأما معنى هذه الأحاديث مفهوماً وهو أنه يحرم ما زاد على الرضعة والرضعتين فمدفوع بحديث الخمس، وهي مشتملة على زيادة فوجب قبولها، والعمل بها، ولا سيما عند قول من يقول: إن بناء الفعل على المنكر يفيد التخصيص۔'' (الروضة الندية، ۲/۸۴)

''رضاعت کا بیان۔ اس کا حکم پانچ چسکیوں سے ثابت ہوتا ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کی بنیاد پر جس کی روایت مسلم وغیرہ نے کی ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہے کہ قرآن میں دس معلوم چسکیوں والی آیت نازل کی گئی تھی، جن سے حرمت ثابت ہوجاتی ہے، پھر پانچ چسکیوں والی آیت نازل ہوئی، پھر رسول اللہ ﷺ وفات پاگئے اور (وہ پانچ چسکیوں والی آیت قرآن میں باقی رہ گئی) جس کی قرآن میں تلاوت کی جاتی ہے۔ صحیح میں حدیث کے متعدد طرق ثابت ہیں اور ان کی مخالفت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وہ حدیث نہیں کرتی ہے جس میں نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایک چسکی اور دو چسکی سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ اس کی تخریج احمد، مسلم اور اہل سنن نے کی ہے۔ اسی طرح ام فضل کی حدیث مسلم وغیرہ کے نزدیک کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایک کلا یا دو کلا اور ایک چسکی اور دو چسکی سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ ایک لفظ ہے کہ املاجہ اور دو املاجہ سے بھی حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ اور اسی طرح کی تخریج احمد، نسائی، ترمذی نے عبداللہ بن زبیر کی حدیث سے کی ہے۔ کیونکہ ان تمام احادیث کا مقصود، ایک چسکی، دو چسکی ایک کلہ دو کلہ، ایک املاجہ اور دو املاجہ حرمت ثابت نہیں کرتیں۔ ان احادیث کا منطقی معنی یہی ہے اور یہ احادیث پانچ رضعات والی حدیث کی مخالفت نہیں کرتیں، کیونکہ اس سے یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ پانچ سے کم میں حرمت ثابت نہیں ہوتی اور ان احادیث کا مفہوم کے اعتبار سے معنی یہ ہے کہ ایک یا دوکلے سے زیادہ رضاعت سے حرمت ثابت ہوجاتی ہے۔ پانچ والی حدیث محکم ہے اور یہ زیادہ پر مشتمل ہے۔ اس لیے اس کا قبول کرنا اور اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ خاص طور سے اس قول کی بنا پر کہ تنکیر پر فعل کی بنیاد تخصیص کا فائدہ دیتی ہے۔''

اور صحیح مسلم کی حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کے تحت میں ''مسک الختام'' میں ہے:

''ودر نیل الاوطار نیز ترجیح مفاد حدیث باب کردہ، وازایراد مخالفین اجوبہ شافیہ گفتہ، ومحرر سطور تمام ایں بحث در رسالہ ''إفادة الشيوخ بمقدار الناسخ والمنسوخ'' نوشتہ۔ ''فليراجع۔ (مسک الختام ۱/۲۵۸)

''نیل الاوطار میں ترجیح معنی حدیث ایک باب میں ذکر کی ہے اور مخالفین کے اعتراضات کا شافی جواب دیا ہے۔ اور راقم سطور نے بھی ان ساری بحثوں کو ایک رسالہ ''إفادة الشيوخ بمقدار الناسخ والمنسوخ'' میں تحریر کیا ہے۔ پس اس کا مراجعہ کریں۔''

اس مقام پر بعض بعض اشخاص کا اعتراض بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت بالا پر اس طرح ہے کہ اس میں اس قسم کے الفاظ ہیں:

''فيما أنزل من القرآن عشر رضعات معلومات يحرمن، ثم نسخن بخمس معلومات فتوفي رسول الله ﷺ وهو فيما يقرأ۔''

''قرآن میں دس معلوم رضعات (والی آیت) نازل کی گئی تھی، جن سے حرمت ثابت ہوجاتی ہے، پھر وہ دس رضعات منسوخ کردی گئیں پانچ معلوم (رضعات) سے۔ پھر رسول اللہ ﷺ وفات پاگئے اور وہ علی حالہ باقی رہا جیسا کہ پڑھا جاتا ہے۔''

حالانکہ قرآن مجید میں اس قسم کے الفاظ نہیں پائے جاتے ہیں۔ سو جواب اس اعتراض کا یہ ہے:

''والنسخ ثلاثة أنواع : أحدها ما نسخ حکمه وتلاوته ، والثاني ما نسخت تلاوته دون حکمه ، كخمس رضعات ، وكالشیخ والشیخة إذا زنیا فارجموهما . . . الخ'' ھکذا فی شرح صحیح مسلم للنواوي رحمه الله ، وعون المعبود شرح سنن أبي داود للعلامة الفهامة شیخنا عظیم آبادي دام فیضه ۔ '' (شرح صحیح مسلم ، رقم الحدیث ۱۰۲۹ ، عون المعبود ۶/۴۷)

''نسخ کی تین قسمیں ہیں ، ایک یہ ہے کہ اس کا حکم اور تلاوت منسوخ ہوگئے اور دوسرا جس کی تلاوت منسوخ ہوگئی اور حکم باقی رہا جیسے خمس رضعات یعنی پانچ رضعات ، اور جیسے ''الشیخ والشیخة إذا زنیا فارجموهما'' یعنی بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت جب زنا کریں تو دونوں کو رجم کردو ۔ ایسا ہی نووی کی صحیح مسلم کی شرح میں ہے اور سنن ابوداود کی شرح عون المعبود میں ہے جو علامہ فہامہ شیخنا عظیم آبادی دام فیضہ کی تصنیف ہے ۔ ''

وفی سبل السلام شرح بلوغ المرام : ''وهذا من نسخ التلاوة دون الحکم الخ'' (سبل السلام ۳/۲۱۶)

''اور ''بلوغ المرام'' کی شرح ''سبل السلام'' میں ہے : یہ تلاوت کا نسخ ہے نہ کہ حکم کا ۔ الخ''

وفی الروضة الندیة شرح الدرر البهیة للعلامة البوفالی المرحوم : ''ویجوز بقاء الحکم مع نسخ التلاوة کالرجم فی الزنا ، حکمه باق مع ارتفاع التلاوة فی القرآن'' (الروضة الندیة ۲/۸۵)

''(الروضة الندیة) میں ہے : تلاوت کے نسخ کے باوجود حکم کا باقی رہنا جائز ہے ، جیسے زنا کے سلسلے میں آیت رجم ، جس کا حکم تو باقی ہے ، لیکن قرآن میں اس کی تلاوت مرتفع ہوگئی ہے ۔ ''

وفی زاد المعاد للعلامة ابن القیم : ''وغایة الأمر أنه قرآن نسخ لفظه ، وبقی حکمه فیکون له حکم قوله : ''الشیخ والشیخة إذا زنیا فارجموهما'' مما اکتفی بنقله آحاد ، وحکمه ثابت ، وهذا مما لا جواب عنه ۔ '' (زاد المعاد ۵/۵۷۴)

''علامہ ابن القیم کی ''زاد المعاد'' میں ہے کہ غایت الامر یہ ہے کہ وہ قرآن ہی کا حصہ ہے ، جس کا لفظ تو منسوخ ہے لیکن حکم باقی ہے ۔ جیسا کہ یہ قول ہے کہ بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت جب زنا کا ارتکاب کریں تو ان دونوں کو سنگسار کردو ۔ اس سلسلے میں خبر آحاد پر اکتفا کیا جائے گا اور اس کا حکم ثابت ہے اور یہ وہ حکم ہے جس کا کوئی جواب نہیں ۔ ''

وفی حصول المأمول من علم الأصول للعلامة البوفالی المرحوم : ''الرابع : ما نسخ حکمه ورسمه ، ونسخ رسم الناسخ ، وبقی حکمه ، کما ثبت فی الصحیح عن عائشة رضی الله عنها أنها قالت : کان فیما أنزل عشر رضعات متتابعات یحرمن فنسخ بخمس رضعات فتوفی رسول الله ﷺ وهن فیما یتلی من القرآن ، قال البیهقی : فالعشر مما نسخ رسمه ، وحکمه ، والخمس نسخ رسمه ، وبقی حکمه بدلیل أن الصحابة حین جمعوا القرآن لم یثبتوها رسما ، وحکمها باق عندهم'' الخ (حصول المأمول من علم الأصول ، ص : ۱۲۶)

''علامہ بھوپالی مرحوم کی ''حصول المأمول من علم الأصول'' میں ہے : چوتھی قسم وہ ہے جس کا حکم اور رسم منسوخ ہو اور ناسخ کے رسوم منسوخ ہوں اور اس کا حکم باقی ہو ، جیسا کہ صحیح حدیث میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے ثابت ہے کہ انھوں نے کہا کہ (قرآن میں یہ آیت) بھی نازل ہوئی تھی کہ پے درپے دس رضعات یعنی دودھ کی چسکیوں سے حرمت ثابت ہوجائے گی ، تو یہ حکم خمس رضعات یعنی پانچ چسکیوں سے منسوخ ہوگیا ۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی اور یہ وہی ہے جس کی تلاوت قرآن میں کی جاتی تھی ۔ بیہقی نے کہا : دس (چسکیاں) جن کا رسم اور حکم منسوخ ہیں اور پانچ (چسکیاں) جن کا رسم تو منسوخ ہے لیکن حکم باقی ہے ، اس دلیل کی بنا پر کہ صحابہ نے جب قرآن جمع کیا تو اس کا اندراج رسماً یعنی خط میں نہیں کیا اور اس کا حکم ان کے نزدیک باقی رہا ۔ الخ''

خلاصہ ان سب عبارتوں کا یہ ہے کہ شرعاً رضاعت نہیں ثابت ہوتی ہے بدون خمس رضعات معلومہ کے ۔ اب جاننا چاہیے رضعات جمع رضعہ کی ہے اور محدث لوگ رضعہ سے کون سے معنی مراد لیتے ہیں ؟ ''روضة الندیة'' میں ہے :

''والرضعة هي أن یأخذ الصبی الثدي فیمتص منه ، ثم یستمر علی ذلک حتی یترکه باختیاره لغیر عارض ۔ '' (الروضة الندیة ۲/۸۵)

"ایک رضعہ یہ ہے کہ بچہ چھاتی کو پکڑے اور اس میں سے چوسے، پھر وہ چوستا رہے، یہاں تک کہ اپنی مرضی سے بغیر ہٹائے چوسنا چھوڑ دے۔"

اور "نیل الأوطار" میں ہے:

"قوله: الرضعة۔ هي المرة من الرضاع، كضربة وجلسة وأكلة، فمتى التقم الصبى الثدي فامتص ثم تركه باختيار لغير عارض كان ذلك رضعة" (نیل الأوطار ۷/۶۹)

"جب بچہ چھاتی سے چمٹ گیا اور چوس لیا، پھر اس سے اپنی مرضی سے بغیر عارض کے الگ ہوگیا تو یہ ایک رضعہ ہوا۔"

اور "کشاف القناع" میں ہے:

"لأن الشرع وردبها مطلقاً، ولم يحدها بزمن ولا مقدار، فدل على أنه ردهم إلى العرف، فإذا ارتضع، ثم قطع باختياره أو قطع عليه فهي رضعة" (وأيضاً فيه) و "إن حلب في إناء خمس حلبات في خمسة أوقات، ثم سقى للطفل دفعة واحدة كانت الرضعة واحدة اعتباراً لشربه له فإن سقاه جرعة بعد أخرى متتابعة فرضعة في ظاهر قول الخرقي لأن المعتبر في الرضعة العرف، وهم لا يعدون هذا رضعات" (کشاف القناع ۵/۴۴۶)

"کیونکہ شرع اس بارے میں مطلق وارد ہوئی ہے۔ اس نے زمانہ اور مقدار کی تحدید نہیں کی ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس نے یہ عرف عام پر چھوڑ دیا ہے، پس جب بچے نے دودھ پیا پھر اپنی مرضی سے یہ سلسلہ منقطع کردیا یا اس کو الگ کردیا گیا تو وہ ایک "رضعة" ہے۔ اگر کسی برتن میں پانچ اوقات میں پانچ بار دودھ دوہا گیا، پھر بچے کو ایک ہی دفعہ میں پلا دیا گیا تو یہ اس کے پینے کا اعتبار کرکے ایک رضعة ہے اور اگر اس کو گھونٹ گھونٹ کرکے یکے بعد دیگرے پلایا تو خرقی کے ظاہر قول کے مطابق اس کی ایک رضاعت ثابت ہوگی، کیونکہ رضاعت میں عرف معتبر ہے اور وہ لوگ اسے متعدد رضعات شمار نہیں کرتے۔"

اور قریب قریب اسی کے "شرح المنتهى" فقہ حنبلیہ میں ہے۔ (شرح منتهى الإرادات ۳/۲۱۵)

وفي زاد المعاد لهدي خير العباد للإمام ابن القيم رحمه الله: "الرضعة فعلة من الرضاع، فهي مرة بلاشك كضربة وجلسة وأكلة، فمتى التقم الثدي فامتص منه، ثم تركه باختياره من غير عارض، كان ذلك رضعة، لأن الشرع ورد بذلك مطلقا فحمل على العرف، والعرف هذا، والقطع العارض لتنفس أو استراحة يسيرة أو لشيء يلهيه، ثم يعود عن قريب لا يخرجه عن كونه رضعة واحدة، كما أن الآكل إذا قطع أكلته بذلك ثم عاد عن قريب لم يكن ذلك أكلتين بل واحدة۔ هذا مذهب الشافعي رحمه الله" (زاد المعاد ۵/۵۷۵)

"امام ابن قیم کی "زاد المعاد لهدي خير العباد" میں ہے: بلاشک رضاعت دودھ پینے کا کام ایک بار کرنا ہے، جیسے ضربة (ایک مار) جلسة (ایک بار بیٹھنا) اكلة (ایک بار کھانا)، پس جب وہ بچہ چھاتی سے چمٹ گیا اور اس سے دودھ چوس لیا، پھر اس نے بغیر عارض کے اپنی مرضی سے چھوڑ دیا تو یہ ایک رضعہ ہے، کیونکہ شریعت اس بارے میں مطلق وارد ہوئی ہے اور اسے عرف پر محمول کیا ہے اور عرف یہی ہے۔ قطع عارض (یعنی کسی وجہ سے دودھ چوسنے کا سلسلہ منقطع کرنا) سانس لینا یا تھوڑا سستانا، آرام کرنا یا کسی ایسی چیز کے لیے ہٹنا جو اسے متوجہ کرلے، پھر فوراً ہی چھاتی کی طرف پلٹ پڑے تو یہ ایک ہی رضعہ ہوگا۔ جس طرح کہ کھانا کھاتے وقت کسی وجہ سے کھانا منقطع ہوجائے پھر فوراً ہی پلٹ کرکے کھانا شروع کردے تو یہ دوبار کھانا نہیں ہوگا، بلکہ ایک ہی ہوگا۔ یہ شافعی کا مذہب ہے۔"

وأيضاً فيه: "وأما مذهب الإمام فقال صاحب المغني: إذا قطع قطعا بينا باختياره كان ذلك رضعة فإن عاد كان رضعة أخرى" (زاد المعاد ۵/۵۷۶)

"نیز اسی میں ہے کہ رہا امام رحمہ اللہ کا مذہب تو صاحب المغنی نے کہا: جب اس نے واضح طور سے اپنے اختیار سے منقطع کردیا تو یہ ایک رضعہ ہوا اور اگر وہ پھر لوٹ آیا تو یہ دوسرا رضعہ ہوا۔"

اور "سبل السلام شرح بلوغ المرام" میں ہے:

''فمتی التقم الصبی الثدي، وامتص منه، ثم ترک ذلک باختیاره من غیر عارض، کان ذلک رضعة، والقطع العارض لتنفس واستراحه یسیرة ولشیء یلھیه، ثم یعود من قریب کان ذلک رضعة واحدة، وھذا مذھب الشافعي، وفي تحقیق الرضعة بواحدة وھو موافق للغة فإذا حصلت خمس رضعات علی ھذہ الصفة حرمت۔'' (سبل السلام ۳/۲۱۳)

''پس جب بچہ چھاتی سے چمٹ گیا اور اس سے اس نے چوس لیا، پھر چھوڑ دیا اپنی مرضی سے بغیر کسی عارض کے تو وہ ایک رضعہ ہے۔ قطع عارض جیسے سانس لینا، تھوڑا آرام کرنا اور لہو ولعب وغیرہ ہے، پھر وہ فوراً ہی واپس پلٹا، تو وہ ایک ہی رضعہ ہوگا۔ یہ شافعی کا مذہب ہے۔ رضعہ کے ایک ہونے کی تحقیق لغت کے موافق ہے۔ پس جب اسی طریقے سے پانچ رضعات ہو جائیں تو حرمت ثابت ہو جائے گی۔''

اور ''مسک الختام شرح بلوغ المرام'' میں ہے:

''حقیقت رضعۃ یک بار نوشیدن است مشتق از رضاع، ہمچو ضربۃ از ضرب وجلسۃ از جلس۔ پس چوں کودک پستان را در دہن گرفتہ وشیر میکدہ باختیار خود بے عارض بگذاشت ایں یک رضعہ باشد وقطع بعارض مثل تنفس یا استراحت یسیر یا غفلت بچیزے، وعود عنقریب خارج نمی کند او را از بودن رضعۃ واحدہ چنانکہ آکل اگر اکل را باایں چیزہا قطع کردہ باز خوردن گیرد ایں یک اکلہ باشد وایں مذہب شافعی رحمہ اللہ است در تحقیق رضعہ واحدہ۔ وایں موافق لغت است۔ وچوں پنج رضعہ بریں صفت حاصل شوند حرام گردانند رضیع را۔'' (مسک الختام ۱/۲۵۶)

''رضاعت کا ثبوت ایک بار پینے سے ہے۔ رضعہ رضاع سے نکلا ہے، جیسے ضربۃ ضرب سے اور جلسۃ جلس سے۔ اس کے بعد جیسا کہ شیر خوار بچہ پستان کو اپنی مرضی سے منہ میں لیا ہو اور چوسا ہو، بغیر کوئی رکاوٹ چھوڑا ہو، یہ ایک رضعہ ہوتا ہے۔ آنے والے رکاوٹوں سے ہٹ کر، جیسے سانس لینا یا تھوڑا آرام کرنا یا کسی چیز سے مشغول ہونا۔ کچھ وقفے کے بعد دوبارہ پستان کو لینے سے ایک بار دودھ پینے کو نکالے، جیسا کھانے والا ان چیزوں سے وقفہ کرکے پھر کھائے تو ایک بار شمار ہوگا۔ ایک بار دودھ پینے کی تحقیق میں یہ امام شافعی کا مذہب ہے اور یہ لغت کے موافق ہے۔ اس قسم کا پانچ بار دودھ پینا ثابت ہو جائے تو دودھ پلائے ہو بچے کو یہ پانچ رضاعتیں حرام بنائیں گی۔''

خلاصہ ان عبارتوں کا یہ ہے کہ رضعت کے جو معنی محدث لوگ نے بیان کیے ہیں، اسی طرح سے جب تک پانچ دفعہ رضعات ثابت نہ ہوں گی، اس وقت تک زید کی ہندہ دودھ ماں نہ ہوگی اور نہ ہندہ کی لڑکی زید کے لیے حرام ہوگی بلکہ نکاح درست ہے۔

الراقم آثم محمد عین الدین عفرلہ اللہ المتین المٹیا برجی الکلکتاوي۔

الجواب صحیح والرأي نجیح۔

''یہ جواب صحیح ہے اور رائے درست ہے۔''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ مقالات، وفتاویٰ

صفحہ نمبر 249

محدث فتویٰ